REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

لاہور

خطبہ نمبر ۲۷ سالگرہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم چہار شنبہ

فی پرچہ ۱ ار

۲۴ شوال ۱۳۶۹ھ

نمبر ۱۸۴	۹ اگست ۱۹۵۰ء	۹ ظہور ۱۳۲۹ھش	نمبر ۳۸/۴

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے خاص دعاؤں کی ضرورت

۔ کوئٹہ ۸ اگست ۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حضور کی صحت کے متعلق حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

"اتوار سے نقرس کا پھر شدید حملہ ہے جس کی وجہ سے پاؤں میں شدت کا درد ہے۔ کل انگوٹھے میں بھی بے حد تکلیف اور درد رہا۔ تادم تحریر مرض کی شدت میں کمی کی کوئی علامت نہیں ہے"

احباب سے التجا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں کہ ہمارا خدا ہمارے آقا کو بہت جلد شفائے کاملہ سے نواز ے۔ آمین

۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری رقمطراز ہیں۔

کوئٹہ ۶ اگست ۔ کل بالکل آرام تھا مگر رات سے انگوٹھے میں پھر درد محسوس ہو رہا ہے۔ احباب حضرت اقدس کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

کوئٹہ ۶ اگست کل مورخہ ۵/۸ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسٹر عبد الشکور کنزے آف جرمنی کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ قدسیہ بیگم بنت مکرم حمید اللہ خان صاحب کے ساتھ پڑھا۔ اس کے علاوہ حضور نے دو درویشان میر رفیع احمد صاحب گجراتی اور مولوی محمد صادق صاحب ناقد کے نکاح پانچ پانچ صد روپیہ مہر پر علی الترتیب ہمراہ محمودہ اختر صاحبہ و عابدہ سلطانہ صاحبہ دختران حافظ سید سخاوت علی صاحب کا اعلان فرمایا۔

کوئٹہ ۶ اگست کل مورخہ ۵/۸ ساڑھے آٹھ بجے شام مکرم میر حمید اللہ خان صاحب برج انسپکٹر ریلوے نے اپنی لڑکی عزیزہ قدسیہ بیگم کے نکاح کے موقعہ پر ایک دعوت طعام دی۔ جس میں جماعت کے متعدد دوستوں نے شرکت فرمائی۔

۔ لاہور ۸ اگست (جودھامل بلڈنگس) حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ آج لاہور سے ربوہ تشریف لے گئیں۔

مہاجرین کو مختلف صوبوں میں آباد کرنے کیلئے صوبائی گورنروں اور وزرائے اعظم کی کانفرنس

کراچی ۔ ۸ اگست آج تیسرے پہر کراچی میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کی صدارت میں صوبائی گورنروں ۔ وزرائے اعظم اور مہاجرین کے شعبوں کے وزراء کی کانفرنس ہوئی۔ جو ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہی۔ مہاجرین کو مختلف صوبوں میں جلد از جلد بسانے اور مختلف صوبوں میں مہاجرین کو تقسیم کرنے کے مسائل پر سیر حاصل بحث ہوتی رہی ۔ اور اس سلسلے میں مختلف سکیموں پر غور کیا گیا ۔ صوبائی گورنروں کی کانفرنس جو کل آج پر ملتوی ہوئی تھی ۔ وہ آج صبح ۱۱ بجے پھر گورنر جنرل کی صدارت میں ہوئی ۔ اور ۱½ گھنٹے تک جاری رہی ۔ اس کانفرنس کا ایک اور اجلاس کل پھر گورنر جنرل ہاؤس میں ہوگا ۔ آج صبح خان لیاقت کی صدارت میں ایک کانفرنس بلوچستان کے مسائل پر غور کرنے کے لئے بھی منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بلوچستان میں ایجنٹ گورنر جنرل میاں امین الدین اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری مسٹر ایس ابی شاہ نے شرکت کی۔

مالک اور بواس خان لیاقت سے ملیں گے

۔ کراچی ۸ اگست ۔ پاکستان کے اقلیتی امور کے وزیر مسٹر عبد المطلب مالک نے جو کل رات نئی دہلی سے کراچی پہونچے ہیں کہا ہے کہ بھارتی اقلیتی امور کے وزیر مسٹر سی۔ بی۔ بواس اور مسٹر مالک کل خان لیاقت سے ملاقات کریں گے۔ مسٹر مالک نے اپنی پنڈت نہرو اور وزیر مملکت مسٹر گوپال سوامی آئنگر کی ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہماری ملاقات تسلی بخش رہی ہے۔

۔ ڈھاکہ ۸ اگست ۔ خبر ملی ہے کہ حکومت مشرقی بنگال نے صنعتوں کو فروغ دینے والوں کی امداد کے لئے سات ارکان کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے ۔ یہ کمیٹی کارخانہ داروں اور تاجروں کو مختلف طریقوں سے امداد بہم پہونچانے کے امور پر غور کیا کرے گی۔

۔ چٹاگانگ ۸ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ چٹاگانگ میں بہت جلد ایک سگریٹوں کا کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے ۔ حکومت نے اس غرض کے لئے ۲۳ ایکڑ زمین الاٹ کی ہے۔

شمالی کوریا کی فوجوں کے کمانڈر نے اتحادی فوجوں کے بڑے حملہ کو روکنے کیلئے مزید دو ہزار سپاہی جنگ میں جھونک دیئے

کوریا کا میدان جنگ ۸ اگست چنجو کے دفاع کے لئے دونوں طرف گھمسان کا رن پڑ رہا ہے ۔ چنجو پوسان سے ۵۰ میل کے فاصلے پر ہے شمالی کوریا کی فوجوں کے کمانڈر نے اتحادیوں کے اس بڑے حملے کو ناکام بنانے کے لئے مزید دو ہزار سپاہی جنگ میں جھونک دیئے ہیں ۔ اور میدان جنگ کے آخری اطلاع کے مطابق امریکی فوجیں شہر سے ۱ امیل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں ۔ وسطی محاذ پر شمالی کوریا کی فوجیں تین اور مقامات سے دریائے نکتانگ پار کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں ۔ لیکن امریکی فوجیں قدم قدم پر مزاحم ہو رہی ہیں ۔ ان کے ساتھ جنوبی کوریا کی فوجیں بھی شامل ہیں۔ جنوبی کوریا کی فوجوں نے شمال کی طرف یانگ ڈاک پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا۔ اب شمالی کوریا والوں کا توپ خانہ اس پر آگ برسا رہا ہے ۔ آج برطانیہ اور امریکہ کے جنگی جہازوں نے اینچون کی بندرگاہ پر بے پناہ بمباری کی ۔ اور مشرقی ساحل پر ریلوں کے ایک اہم مرکز کو بھی گولوں کا نشانہ بنایا ۔۔۔ واشنگٹن ۔۔۔ سے ایک اعلان کے مطابق اس وقت امریکیوں کے ۲۶۱۶ سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے ہیں ۔ ان میں سے ۱۵۳ ہلاک ہوئے ہیں ۔ ۱۶۹۰ زخمی اور ۷۷۳ کے متعلق لاپتہ ہونا بتلایا گیا ہے ۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس وقت شمالی کوریا والے کوریا کی جنگ میں ساڑھے ۳۷ ہزار سپاہیوں سے ہاتھ دھو چکے ہیں ۔۔۔ لیک سکسس ۔۔۔ آج سلامتی کونسل میں کوریا کے مسئلے پر پھر بحث ہوگی ۔ جس میں اس امر کی مذمت کی گئی کہ شمالی کوریا والوں نے سلامتی کونسل کی قرارداد کی تواتر سے خلاف ورزی کی ہے۔

۔ کراچی ۸ اگست ۔ آج یہاں تیسرے پہر پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان تجارتی سمجھوتے سے متعلق بعض امور پر بات چیت ہوئی۔

۔ عمان ۸ اگست ۔ مشرق قریب میں پناہ گزینوں کے لئے اردن کی مجلس برائے تعمیر جدید و آبادکاری کو اردن میں ترقی کے کاموں کے لئے ۲۰ لاکھ ڈالر کی رقم ملنے والی ہے ۔ (استار)

مختصرات

۔ کراچی ۸ اگست اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن کل پاکستان کے نمائندوں سے اپنی بات چیت کا ایک حصہ ختم کر کے ہندوستانی ارکان سے مزید بات چیت کے لئے دہلی جا رہے ہیں۔ آپ ۴ ۔ ۵ روز کے بعد پھر کراچی آئیں گے ۔ انہوں نے آج صبح وزیر امور کشمیر پاکستان مسٹر گورمانی سے بھی ملاقات کی۔

۔ دمشق ۸ اگست شام اور مشرقی دمشق کی تیل کی کمپنیوں کو خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے تیل کے ذخیروں میں فوراً اضافہ کریں۔

۔ امرتسر ۸ اگست مشہور سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے تحریک کی ہے کہ ۱۳ اگست کو سکھ ارکان اسمبلی کو کانگرس پارٹی سے متعلق ہونے کا دن منایا جائے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۹ر اگست سنہ ۵۰ء

اسلام کا معتدل راستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید باری تعالےٰ پر اسلام نے جو بے نظیر زور دیا۔ اس کا نتیجہ جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا ہے۔ یہ ہوا۔ کہ ایک طرف تو تمام موضوع خداوند ہلاک ہو گئے۔ اور فطرت کے مظاہر دیوتاؤں کی بجائے جو انسانوں پر حکم چلاتے تھے۔ اس کے غلام بن کر رہ گئے۔ جو اس کے لئے کام کرتے اور جن کو اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ دوسری طرف علم دین کو مذہبی اجارہ دار پادریوں برہمنوں وغیرہ کی جنہوں نے اس کو عجوبہ کاریوں کا ایک کھیل بنا رکھا تھا۔ اجارہ داری سے نکال کر عوام کی دسترس تک پہنچا دیا۔ اسلام سے پہلے دین خواہ الہٰی ہو۔ یا انسانی تخیل کی پیداوار ہو۔ ایک فرقہ کی ملکیت بنا ہوا تھا۔ یہ لوگ زمین پر دیوتاؤں یا خداوندوں کے نائب خیال کئے جاتے تھے۔ اور دین کو اپنی جائیداد اور وراثت خیال کرتے تھے۔ جو رسوم وہ عوام کے لائحہ عمل کے لئے تجویز کرتے۔ عوام بغیر حیل و حجت کے اسے دیوتاؤں کا فرمان سمجھ کر قبول کرتے۔ یہی لوگ پوجا پاٹ اور قربانیوں کے قواعد وضع کرتے اور عوام کالانعام سے ان پر عمل کراتے۔ اور ان سے نذرانے وغیرہ وصول کرتے۔ یہی لوگ بت بناتے اور ان کو پوجنے کے طریق گھڑتے۔ بتوں پر چڑھاوے چڑھتے۔ ہضم کرتے۔ الغرض یہ پیشہ ور پروہت انسان کی ضمیروں کے خود مختار حکمران بنے ہوئے تھے۔ ان کے بغیر مذہبی کتب تک پڑھنے اور سمجھنے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔

اسلام نے آکر اس تمام کفر و شرک کا خاتمہ کر دیا۔ اور بتایا کہ ہر انسان خدا تعالےٰ سے براہ راست تعلق قائم کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ اور اس کے درمیان کسی واسطہ کی ضرورت نہیں۔ کفار جو کہتے تھے۔ کہ ہم بتوں کو صرف خدا سے عرض و نیاز کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح بت پرستی کی توجیہہ کرنے لگے تھے۔ قرآن کریم نے ان کی بھی کھلی کھلی تردید کی۔ الغرض خدا تعالےٰ اور اس کے بندوں کے درمیان ذرا سا بھی پردہ حائل نہ رہنے دیا۔

اسلام نے صرف یہی نہیں کیا۔ بلکہ اس نے بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ جو اپنے بندے دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ وہ بشری ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ان کے جسموں میں حلول کر کے نہیں آتا۔ بلکہ وہ ان پر اپنی وحی نازل کرتا ہے۔ اور ان کو صرف اتنی ہی غیب کی باتیں بتاتا ہے۔ جتنی وہ اس ہدایت کی تکمیل کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ ورنہ ان منتخب انسانوں میں غیب دانی کی ذاتی صفت نہیں ہوتی۔ اس لئے جو لوگ ایسے لوگوں کو ارباب من دون اللہ سمجھ کر پوجتے ہیں وہ بھی ویسے ہی شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جیسے کہ مٹی۔ لکڑی اور پتھر کے تراشیدہ بتوں کو پوجنے والے۔ اُن میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بتایا۔ کہ وحی کی روشنی میں عقل سے کام لیا جائے۔ تو وہ زندگی کی اس شاہراہ پر پڑ جائے گا۔ جو جنت مقصود تک پہنچاتی ہے۔ پھر قرآن کریم نے یہ بھی بتایا۔ کہ ہر انسان اگر چاہے۔ تو براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ بلکہ ہر انسان کے لئے تعلق باللہ پیدا کرنا ضروری ہے۔ تاکہ وہ ذاتی طور پر محسوس کرے۔ کہ واقعی یہ کائنات یونہی نہیں وجود میں آ گئی۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک صاحب ارادہ قوت ہے۔ وہ اس صاحب ارادہ قوت کا خود مشاہدہ و تجربہ کر لے۔ تاکہ جو اصول اس نے اپنے رسولوں کے ذریعہ بھیجے ہیں۔ ان کے منبع کی صحت انسان خود ذاتی طور پر کر سکے۔ اور اس کو ان اصولوں کے واحد قادر مطلق کی طرف سے اور اس طرح بہترین ہونے کا یقین محکم ہو جائے۔ تقریباً اسی طرح کا محکم یقین جس طرح کا محکم یقین ان رسولوں کو ہوتا ہے۔ جن پر وہ اپنی وحی اپنے خاص ارادے سے نازل کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ اپنی ہدایت جن بندوں کے ذریعہ ارسال کرتا ہے۔ ان کو کچھ ایسے نشانات بھی عطا کرتا ہے۔ جن کو دیکھ کر سعید روحیں اللہ تعالےٰ کے وجود کی عینی شہادت پاتی ہیں۔ اور جو ان کے یقین کو یقین محکم کے درجہ تک پہنچانے میں رہنمائی کرتے ہیں۔ در اصل عام متقی روحوں کو جو چیز اللہ تعالےٰ کی ذات کی طرف پہلے پہل متوجہ کرتی ہے۔ وہ یہی نشانات ہوتے ہیں۔ یہی نشانات در اصل یقین محکم کا بیج ہوتے ہیں۔ جو ان کی روحوں میں بویا جاتا ہے۔ جو آخر کار بڑھ کر تعلق باللہ کے مختلف مدارج سے گذر کر ایمان کا عظیم الشان درخت بن جاتا ہے۔

جب کبھی دنیا اسلامی اصولوں کی فطری گہرائیوں سے اور ان کی افادیت سے منکر ہو جاتی ہے۔ اور مادہ کے ظواہر کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتی ہے۔ اور اس ہدایت کو بیکار محسوس کرنے لگتی ہے۔ جو اس نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ارسال کی ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ پھر ایک بندے کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجتا ہے۔ خواہ اس کو کوئی نئی ہدایت دے یا نہ دے۔ بلکہ جو لوگوں کو پہلی ہی ہدایت پر چلنے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے بندوں کو بھی ایسے ہی نشانات دیتا ہے۔

آج دنیا کا واحد مرض یہی ہے۔ کہ وہ تعلق باللہ کی منکر ہے۔ جو لوگ بالکل مادی قوتوں کی پرستش میں منہمک ہو گئے ہیں۔ اور انہی کو زندگی کی ابتداء و انتہا سمجھتے ہیں۔ اور کسی مابعد طبعیاتی حقیقت کے قائل نہیں۔ وہ تو ہیں ہی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ برائے نام خدا تعالےٰ کو اور رسالت کو مانتے ہیں۔ ان کے دل سے بھی یقین محکم کی نعمت مفقود ہو چکی ہے۔ اور وہ بھی مادہ پرستوں کی فتوحات سے مرعوب ہو کر اسلامی اصولوں کی افادیت کے عملاً منکر ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا ایسا کوئی بندہ اپنے نشانات دیکر دنیا میں مبعوث کرتا۔ جو زندہ خدا کے وجود کی شہادت دیتا۔ اور اسلامی اصولوں کی فوقیت واضح کرتا۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت تمام دنیا بت پرست ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے جو فرستادہ مختلف ملکوں اور مختلف قوموں میں آتے رہے۔ ان کی تعلیم مسخ کر دی گئی تھی۔ اور پروہتوں اور پادریوں نے مذہب کی اجارہ داری اختیار کر کے عوام کو اپنا معتقد و غلام بنانے کے لئے طرح طرح کا شرک ایجاد کر لیا تھا۔ جب خاص کر مغربی دنیا اسلام سے ٹکرائی۔ تو فہمیدہ لوگوں کو محسوس ہوا۔ کہ پوپ اور اس کے ایجنٹ ان کو توہم پرستی کے اتھاہ سمندر میں گرا رہے ہیں۔ انہوں نے سنبھالا لیا۔ تو دین کے جائز حدود سے بھی باہر ہو گئے۔ اسلام کی پوری تعلیم جو فطرت کی گہرائیوں کو بھی حاوی تھی۔ ان سے اوجھل رہی۔ مادی مظاہر اور مختلف قوتیں جو ان کے پیچھے کام کرتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ ان کے ذہن انہی میں الجھ کر رہ گئے۔ یہ در اصل عیسائیت کی انتہائی توہم پرستی کا تکوینی ردِّ عمل تھا۔ رسالت اور تعلق باللہ کا علمی تصور جو اسلام نے پیش کیا تھا۔ اس تک ان کی نظروں کو جانے کی فرصت ہی نہ ملی۔ چونکہ ان کی تمام قوتیں مادی دنیا میں صرف ہو رہی تھیں۔ قدرتاً عملی سائنس میں وہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتے چلے گئے۔ غضب یہ ہوا۔ کہ مسلمان سیاسی خانہ جنگیوں میں الجھ گئے۔ اور جو کام اللہ تعالےٰ نے ان کے سپرد کیا تھا۔ اسکی طرف سے غافل ہو گئے۔ طوائف الملوکی نے حکومتی قوت کو اتنا منتشر کر دیا۔ کہ علماء کی انفرادی جدوجہد بھی بیکار ہو کر رہ گئی۔ اور اسلامی ممالک نہ صرف کوئی مادی ترقی ہی یورپ کے مقابلہ میں نہ کر سکے۔ بلکہ الٹا اس سے متاثر ہو کر دین کا علمی تصور بھی کھو بیٹھے۔ اسی طرح اگرچہ اسلام کا صحیح تصور قائم رکھنے کے لئے پے در پے علمائے حق پیدا ہوتے رہے۔ مگر سیاسی طوفانوں نے اسلام کے دینی علم کو بھی عوام میں پھولنے پھلنے سے روکے رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عام مسلمانوں کی دنیا اور دین دونوں تباہ ہو کر رہ گئے۔ اور عجمی اثرات نے ٹھیٹھ اسلام کے دونوں دینی اور دنیوی پہلوؤں سے مسلمانوں کو محروم کر دیا۔

اب یہ حالت ہے۔ کہ یورپ کی یکطرفہ کوششوں نے اس کو مادی قوتوں پر پورا پورا اختیار دے رکھا ہے۔ اور وہ اس وقت ان قوتوں پر پوری پوری دسترس رکھنے کی وجہ سے ساری دنیا پر حکمرانی کر رہا ہے۔ وہ اس یکطرفہ ترقی کے بلبوتے میں اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ اسلامی اصولوں کے معتدل طریق کو اب اس پر واضح کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اور کرے بھی کون۔ خود مسلمان یورپ کی مادی ترقیاں دیکھ کر اتنے مبہوت ہو رہے ہیں۔ کہ ع

کہاں کے دیر و حرم گھر کا راستہ نہ ملا۔

ایسی حالت میں کیا یہ ضرور نہیں تھا۔ کہ صانع فطرت کی رحمت جوش میں آتی۔ اور دنیا کو از سر نو اس صراط مستقیم کی نشاندہی کرتی۔ جو اس نے آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم کی صورت میں دنیا کے لئے پیش کی تھی۔ تاکہ دنیا اس تباہی سے بچ جائے۔ جو یورپ کی یکطرفہ مادی ترقی اور ایشیا کی بے حسی اس پر لانے کے لئے تلی ہوئی ہے۔ تاکہ اسلام نے جو مادی ترقی کی راہیں کھولی ہیں۔ اور تعلق باللہ کو علمی صورت دی ہے۔ ان دونوں کے امتزاج سے جو معتدل راستہ نکلتا ہے۔ از سر نو تمام دنیا کو اس راستہ کی طرف رہنمائی کی جائے۔

کیا یہ ضرور نہیں تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسے نازک وقت میں اپنا ایک ڈرانے والا بھیجتا۔ جو تمام زمین کو للکار کر پکارے کہ

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ خدا کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

ایک دعوت چائے کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے زریں ارشادات

جماعت احمدیہ کے لوگ دوسروں کے ساتھ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے؟

احمدیت مسلمانوں کیلئے کیا مستقبل پیش کرتی ہے؟

از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئٹہ۔ یکم اگست بعد نماز عصر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اعزاز میں پارک ہاؤس کے احاطہ میں ایک دعوت چائے دی گئی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے افراد کے علاوہ سوا تین سو کے قریب غیر احمدی معززین بھی شریک ہوئے۔ چائے نوشی سے فارغ ہونے کے بعد بعض دوستوں کی خواہش پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود سوا گھنٹہ بیٹھ کر تقریر فرمائی حضور نے ان دو سوالات پر نہایت تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ کہ جماعت احمدیہ کے لوگ دوسروں کے ساتھ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ اور یہ کہ احمدیت مسلمانوں کے لئے کیا مستقبل پیش کرتی ہے۔ حضور کی یہ تقریر کامل توجہ اور انہماک کے ساتھ سنی گئی۔ اور غیر احمدی معززین گہرا اثر لے کر رخصت ہوئے۔ حضور کی اس تقریر کا ملخص افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں بعض سوالات کے متعلق جو مجھے دیئے گئے ہیں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ سنت تو یہی ہے کہ کھڑے ہو کر بات کی جائے۔ لیکن جیسا کہ بہت سے دوستوں کو معلوم ہوگا مجھے وجع المفاصل کی تکلیف ہے۔ اور سوائے ایک دو منٹ کھڑے ہونے کے میں زیادہ دیر تک کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے بیٹھ کر بولنا پڑا ہے۔

دوسری معذرت میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اسلامی طریق کے مطابق چاہیئے تھا کہ جب آپ لوگوں کو یہاں آنے کی تکلیف دی گئی تھی۔ اور داعی کی غرض یہ تھی کہ میں اس موقعہ پر کچھ بیان کروں تو دعوتی کارڈوں میں یہ بات بیان کر دینی چاہیئے تھی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اب کسی کے پاس وقت کافی نہ ہو۔ اگر پہلے سے بتا دیا جاتا کہ بعد میں تقریر بھی ہوگی۔ تو شائد وہ یہاں آنا پسند نہ کرتے۔ یا شائد ان کے پاس اتنا وقت نہ ہوتا کہ وہ اتنی دیر بیٹھ سکتے۔ یہ طریقہ کہ بغیر وضاحت کے کسی سے بات کی جائے اسلامی طریق کے خلاف ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے دوستوں سے کہہ دیا تھا کہ ان حالات میں میں آج بول نہیں سکتا۔ کیونکہ آنے والوں کو یہ پتہ ہی نہیں کہ میری تقریر ہونے والی ہے۔ لیکن بعد میں انہوں نے بتایا کہ بہت سے دوستوں کو ہم نے زبانی کہدیا تھا کہ تقریر ہوگی اور بعض کی خواہش بھی ہے کہ میں اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ اس وجہ سے میں تقریر کرنے کے لئے راضی ہو گیا۔ اور میں نے چاہا کہ میں ان سوالات پر کچھ روشنی ڈالوں جو مجھے دیئے گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

سوالات تو کئی ہیں لیکن ایک سوال کے متعلق مجھے خاص طور پر کہا گیا ہے کہ بہت سے احباب کی خواہش ہے کہ میں اس کا جواب دوں۔ پس میں ان کی خواہش پر اور یہ یقین دلانے پر کہ بہت سے احباب کے دلوں میں خصوصاً فوجی احباب کے دل میں وہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے جواب کی طرف آتا ہوں۔ آج بھی مجھ سے مسلم لیگ کے ایک ذمہ وار عہدہ دار ملنے کے لئے آئے۔ تو انہوں نے مجھ سے یہی سوال کیا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ غالباً یہ اطلاع صحیح ہے کہ اس سوال کے جواب کی بہت سے دوستوں کے دلوں میں خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ سوال یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے لوگ دوسروں کے ساتھ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے اگر وہ دوسروں کے ساتھ نمازیں پڑھنے لگ جائیں تو آپس کے تعلقات زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں اور فضا خوشگوار ہو سکتی ہے۔

مذہبی پہلو

حضور نے فرمایا یہ سوال اپنے اندر کئی پہلو رکھتا ہے جن میں سے ایک اس کا مذہبی پہلو ہے ہمارا بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ ان پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں۔ جو مسیح و مہدی کی آمد کے متعلق اسلام میں پائی جاتی تھیں۔ یہ سوال الگ ہے کہ ان کا دعوےٰ صحیح تھا یا غلط۔ بہرحال جب ہم انہیں مسیح و مہدی تسلیم کرتے ہیں۔ تو لازماً ہم سے انہی باتوں کی امید کی جائے گی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ اور جب ہم احادیث کو دیکھتے ہیں تو ان میں ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نظر آتا ہے کہ کیف انتم اذ نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔ تم اس وقت کیسے اچھے حال میں ہو گے۔ جب مسیح تم میں نازل ہو گا۔ اور اس وقت تمہیں نمازیں پڑھانے والا تمہی میں سے ہو گا۔ دوسری روائت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ و امکم منکم تمہاری نماز کی امامت ایسا شخص کرے گا جو تم میں سے ہو گا۔ اب اس کے دو ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمانوں کو اس وقت مسلمان ہی نماز پڑھایا کریں گے۔ اور دوسرے یہ کہ مسیح کی جماعت کو مسیح کے پیرو ہی نمازیں پڑھایا کریں گے۔ پہلے معنے ایسے ہیں جو یہاں چسپاں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ مسلمانوں کو مسلمان ہی نمازیں پڑھایا کریں گے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا پہلے عیسائی اور یہودی اور زرتشتی بھی ان کے امام ہوا کرتے تھے مگر مسیح کے آنے کے بعد صرف مسلمان ہی نمازیں پڑھایا کریں گے۔ پس یہ معنے تو بالبداہت باطل ہیں لازماً اس کے دوسرے معنے ہی ہو سکتے ہیں کہ مسیح کو ماننے والوں کا امام انہی میں سے ہو گا۔

پس یہ تو سوال ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں یا نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر وہ مسیح موعود ہیں تو ان کی جماعت دوسروں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتی۔ یا پھر یہ بحث ہو سکتی ہے کہ یہ حدیث غلط ہے۔ یا یہ کہ اس کا کچھ اور مطلب ہے۔ مگر نماز کا مطالبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہو گا کہ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کیوں مانتے ہو۔

دوم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام وہ ہو جو اتقیٰ ہو اس حکم کی موجودگی میں بھی یہ مطالبہ خلاف عقل ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک مامور پر ایمان رکھتی ہے۔ اور جب اس کا یہ عقیدہ ہے تو لازمی طور پر اسے یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ وہ دوسروں سے تقوےٰ میں اور طہارت میں اور پاکیزگی میں افضل ہے۔ اور جب جماعت احمدیہ کے لوگ دوسروں سے اتقیٰ ہوئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امام وہ ہونا چاہیئے جو اتقیٰ ہو تو یہ کس طرح مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اتقیٰ شخص دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے۔ آخر وہ اپنے عقیدہ کے مطابق مسیح و مہدی پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا مسیح و مہدی کو ماننے والے کا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اتقیٰ سمجھے۔

عقلی پہلو

حضور نے فرمایا۔ اس مسئلہ کا ایک عقلی پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ

الف۔ ہر مامور کو ماننے والے ابتداء میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ تھوڑے ماننے والے کثرت سے ملیں تو اپنا جوہر کھو بیٹھتے ہیں۔ پس ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ دوسروں سے الگ رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ کونوا مع الصادقین تم ہمیشہ سچوں کے ساتھ بیٹھا کرو۔ کیونکہ انسان اپنے ہم جلیس کے اخلاق اور اس کی عادات کو اختیار کر لیتا ہے۔

(ب) پھر مامور کا سوال بھی جانے دو کم از کم اتنا تو ہر ایک شخص تسلیم کرتا ہے کہ احمدی جماعت دنیا بھر میں تبلیغ کرتی ہے اور اس میں وہ دوسروں سے ہزاروں گنے زیادہ ہے اگر وہ دوسروں میں جذب ہو جائے تو یہ خدمت اسلام ختم ہو جائے گی اور جس طرح اور لوگ اپنی طاقتوں اور اپنے روپیہ کو دنیوی کاموں میں صرف کر رہے ہیں وہ بھی دنیوی کاموں پر روپیہ وغیرہ صرف کرنے لگ جائے گی۔ پس اس نیکی اور خدمت اسلام کا بھی تقاضا ہے کہ احمدی دوسروں سے الگ رہیں۔

(ج) یہ تو احمدی جماعت سے امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے آپ کو جھوٹا کہے وہ بہرحال اپنے آپ کو سچا کہے گی اور اگر وہ اپنے آپ کو سچا کہتی ہے تو اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس سچ کو ہر ایک تک پہنچائے۔ اب اس کے لئے کوئی طبعی ذرائع ہونے چاہئیں تھے تاکہ لوگوں کو احمدیت کے بارہ میں سننے کا شوق پیدا ہو۔ نماز وغیرہ مسائل ہی ہیں جو لوگوں کو ادھر توجہ دلاتے ہیں۔ جب لوگ دیکھتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کیلئے صدقات اور دعائیں!

قادیان میں بارہ جانور قریباً صدقہ میں دیئے گئے اور ہر روز اجتماعی طور پر اور انفرادی طور پر اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے روضۂ مبارک پر جا کر ہر روز انفرادی طور پر اور ہر جمعہ کے بعد اجتماعی طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت عمر درازی اور سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ ترقی کے لئے دردِ دل سے احباب دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

محمد حفیظ مولوی فاضل قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ ہمارے ساتھ نمازیں نہیں پڑھتے تو ہر ایک کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے میں ان کو سمجھاتا ہوں اور جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں، تو ہر ایک تاریخ کا رخنہ کھل جاتا ہے اور اس طرح سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو احمدیت کی واقفیت ہو جاتی ہے

واقعاتی پہلو

حضور نے فرمایا اس مسئلہ کا ایک واقعاتی پہلو بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کے فتویٰ کفر کے کئی سال بعد تک نماز کو منع نہیں کیا بلکہ خود بھی ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے مگر علماء اپنے فتویٰ کی شدت میں بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی مسجدوں پر لکھ کر لگا دیا کہ "اس مسجد میں کتے مرزائی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں" جس جگہ احمدیوں کا پیر پڑ جاتا اُسے ناپاک سمجھ جاتا اور پانی سے دھویا جاتا۔ کئی جگہ مسجدوں کی صفیں اس لئے جلا دی گئیں کہ ان پر کسی احمدی نے نماز پڑھ لی تھی۔ جب انہوں نے اس معاملہ کو انتہا تک پہنچا دیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی حکم دیدیا کہ اب ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے۔ پھر مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی ۱۷ مہینے تک آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں۔ مگر یہودی اور عیسائی ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ ہم سے ڈر کر اس طرف نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ آخر خدا نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیدیا۔ اس پر یہود نے شور مچا دیا کہ دیکھو کتنا بڑا ظلم ہے۔ اتنا پرانا قبلہ تھا مگر اسے چھوڑ دیا گیا۔ گویا جب تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے نعوذ باللہ ڈرپوک کہلائے اور جب چھوڑا تو ظالم بن گئے۔ یہی حالت علماء کی ہے۔ کئی سال تک ہماری جماعت ان کے پیچھے نمازیں پڑھتی رہی مگر یہ لوگ یہی کہتے رہے کہ احمدی اتنے ناپاک ہیں کہ اگر یہ مسجد میں بھی داخل ہو جائیں تو مسجد کو صاف کرنا چاہیئے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے حکماً منع کر دیا۔ پس جب خود علماء نے ہمارے خلاف فتوے دیئے ہیں اور اب تک انہوں نے اپنے فتووں کو واپس نہیں لیا۔ تو اب احمدیوں پر کیا الزام ہے؟

(۲) حضور نے فرمایا۔ علماء کی طرف سے جو سلوک احمدی جماعت سے ہوتا رہا ہے اور ہو رہا ہے وہ بھی اس مطالبہ کو جائز نہیں کرتا۔ نماز علماء پڑھاتے ہیں اور ان کا یہ حال ہے۔ کہ شروع سے ہمیں دکھ دیتے چلے آئے ہیں۔ سب سے پہلے احمدیوں کے واجب القتل ہونے کا انہوں نے فتویٰ دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دہلی اور امرتسر میں پتھراؤ کیا گیا۔ لاہور میں آپ کی وفات پر بدترین نمونہ دکھایا گیا اور مصنوعی لاش بنا کر اس پر پاخانہ پھینکا گیا۔ جوتیاں ماری گئیں اور احمدیوں کی شدید دل آزاری کی گئی۔ ہم اس سلوک کی پروا نہیں کرتے۔ لیکن جب ہم سے اس قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں تو ہمیں یہ باتیں یاد آجاتی ہیں۔ پھر مجھ پر سیالکوٹ میں پتھر برسائے گئے۔ میرے قتل کی تدبیریں کی گئیں۔ کابل میں ہمارے احمدیوں کو سنگسار کیا گیا۔ مصر میں ہمارے ایک احمدی کو شہید کیا گیا گذشتہ سال اسی کوئٹہ میں ڈاکٹر میجر محمود کو خنجر مار کر شہید کر دیا گیا۔ کیا اس کے بعد کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے ساتھ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ کیا یہ سلوک نماز پڑھانے کی ہی تمہید ہے؟

عملی پہلو

حضور نے فرمایا۔ اس مسئلہ کا ایک عملی پہلو بھی ہے۔ کوئی بتائے کہ کیا مسلمانوں پر کبھی کوئی مصیبت آئی ہے جس پر ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا ہو یا احمدی قومی کاموں میں دوسروں سے پیچھے رہے ہوں ملکانہ میں ارتداد ہوا تو ہم پہنچے۔ بہار کے فسادات میں ہم نے مسلمانوں کی مدد کی۔ پنجاب کے فسادات میں ہم نے مسلمانوں کی مدد کی۔ مسلم لیگ کی ہم نے مدد کی۔ مشرقی پنجاب کے فسادات کے دوران میں ہم نے مسلمانوں کی مدد کی۔ ان حالات میں نماز پڑھ لینے سے کیا فرق پڑ جائے گا اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ آخر غرض تو یہی ہے کہ اختلاف عقائد کے باوجود مسلمان سیاسی اتحاد رکھیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہم ہمیشہ اس میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ پھر کونسی نئی تبدیلی ہے جو اس مسئلہ سے پیدا ہو جائے گی۔

سیاسی پہلو

حضور نے فرمایا۔ اس مسئلہ کا ایک سیاسی پہلو بھی ہے۔ قومی کام ایک ایک فرد یا جماعت میں تقسیم ہوتے ہیں۔ فوج سے فوجی بات کر سکتے ہیں۔ پولیس سے پولیس والے اور مجسٹریٹ سے مجسٹریٹ۔ نماز ایک مذہبی عقیدہ ہے اور اس کی امامت علماء کے سپرد ہے۔ پس وہی حق رکھتے ہیں کہ اس کا تصفیہ کریں۔ تعجب ہے کہ ایک فوجی افسر سے اگر فوجی امور کے تصفیہ کے لئے کوئی دوسرا بات کرے تو وہ کہیں گے یہ فوجی امر ہے بالمقابل فوجی افسر بات کرے۔ لیکن نماز کا تصفیہ ایک فوجی افسر جسے قوم کی طرف سے بولنے کا حق نہیں۔ ایک سیاسی لیڈر جسے قوم کی طرف سے مذہبی فیصلہ کا اختیار نہیں وہ تصفیہ چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ امر دونوں فریق کے علماء میں طے ہو سکتا ہے۔ پس آپ اپنے علماء میں تحریک کریں کہ وہ احمدیوں سے کہیں کہ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں آپ ہمارے پیچھے نماز پڑھیں۔ ان کی طرف سے یہ سوال اٹھایا جائے تو جماعت کے علماء ان سے بات کر سکتے ہیں۔ ورنہ تعلیم یافتہ طبقہ میں سے کونسا شخص ہے جو یہ کہے کہ میں تمام پاکستان کی مساجد کا ذمہ وار ہوں کہ وہاں کے علماء احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھیں گے احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ نہ وہ ایسا دعویٰ کر سکتے ہیں نہ ان کی بات علماء مانیں گے۔ پھر ایسا مطالبہ جو وہ خود اپنے علماء سے نہیں منوا سکتے کس طرح تقویٰ کے مطابق ہو سکتا ہے آخر قومی کام قوم کے نمائندے کرتے ہیں اور نمائندے بھی اس محکمہ کے جس سے وہ سوال تعلق رکھتا ہو۔ پس جو نمائندہ نہیں اور دین کے بارہ میں علماء کا نمائندہ نہیں اسے ایسی باتیں ہی نہیں کرنی چاہئیں۔ منصف مزاج آدمی کو اگر کوئی بات غلط معلوم ہوتی ہے تو پہلے وہ اپنی قوم سے غلطی منواتا ہے۔ پھر دوسرے فرقہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔

دوسرا سوال

حضور نے فرمایا۔ دوسرا سوال یہ کیا گیا ہے کہ احمدیت مسلمانوں کے لئے کیا مستقبل پیش کرتی ہے۔ میرے نزدیک یہ سوال صحیح الفاظ میں پیش نہیں کیا گیا۔ احمدیت کوئی نیا دین نہیں کہ اس نے کوئی نیا پروگرام بنانا ہے۔ احمدیت تو اسلام کی ترقی کی ایک کڑی ہے۔ فوجی محکمہ بالا ایک سکیم بناتا ہے اس کے حصے وہ مختلف افسروں کے سپرد کرتا ہے۔ ہر افسر اپنے اپنے حصہ اور اپنے وقت کو پورا کرتا ہے۔ اجزاء بدلتے جاتے ہیں مگر سکیم ایک ہی رہتی ہے۔ کیونکہ ہر نیا جزو پرانی سکیم کا ایک حصہ ہوتا ہے نئی شے نہیں ہوتی۔ پس سوال یہ ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کا کیا مستقبل اس زمانہ کے بارہ میں تجویز کیا ہے جسے پورا کرنے کے لئے احمدیت کھڑی ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

مستقبل خدا تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر کر سکتے ہیں۔ مرزا صاحب ایک نائب کمانڈر ہیں۔ ان کا اور ان کی جماعت کا کام یہ ہے کہ کمانڈر کی مقرر کی ہوئی سکیم کو جاری کریں اور کامیابی تک پہنچائیں۔ فوجی یہ سمجھ لیں کہ خدا تعالےٰ بادشاہ ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چیف آف دی جنرل سٹاف ہیں اور مرزا صاحب لوکل کمانڈر ہیں۔ مگر چونکہ یہ کمان جگہ کی بجائے وقت میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے اس زمانے کے کمانڈر ہیں۔ لوکل کمانڈر کو اصول پلین چیف آف دی جنرل سٹاف سے آتی ہے تفصیلات ان کے مطابق وہ خود طے کرتا ہے

حضور نے فرمایا۔ دعائے ابراھیمی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کام بتایا گیا ہے کہ یتلوا علیھم آیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم گویا تعلیم آیات۔ تعلیم کتاب۔ تعلیم حکمت اور تزکیہ (یعنی پاک کرنا اور اسلام کو پھیلانا) یہ تعلیم ہے جو مختلف زمانوں کے لحاظ سے تفصیلات میں تو بدلے گی لیکن اصول وہی رہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کمانڈر آئے ان کا کام یہ تھا کہ لوگوں کو اسلام پر قائم رکھیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ ملک کی حفاظت کریں۔ لیکن پھر ایک ایسا زمانہ آیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ ہٹ گئی اور اس کے نتیجہ میں انہیں دنیوی شکست بھی پہنچی۔ دشمن غالب آگیا اور چھا گیا۔ اب اس زمانہ کے مامور کا پروگرام یہ ہے کہ تلاوتِ آیات اور تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیہ کو پھر سے کرے اور اسلام کی ترقی کیلئے پھر سے سکیم بنائے سو اس نے تلاوت آیات اور تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کی اور اس کی جماعت ایسا کر رہی ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

قومیں ہمیشہ آئیڈیلز سے ترقی کرتی ہیں حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کے سامنے آئیڈیلز رکھ دیئے ہیں۔ جن سے مسلمانوں کے لئے ترقی کرنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے مثلاً حضرت مرزا صاحب نے مندرجہ ذیل عظیم الشان اصول پیش کئے ہیں۔ جن کو مان کر مسلمان دشمن کے روحانی حملہ سے بچ جاتا ہے اور دشمن اس کے آگے آگے بھاگتا ہے۔

۱۔ قرآن کریم کا کوئی حصہ منسوخ نہیں۔

۲۔ قرآن کریم اپنے اندر شاندار ترتیب رکھتا ہے۔

(۳) الہام الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہے۔

(۴) مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شاگردی اور اتباع میں اعلےٰ سے اعلےٰ درجے حاصل کر سکتا ہے۔

(۵) نبی معصوم ہوتے ہیں خصوصاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بالکل معصوم تھے اور آپ پر دشمن کے ہر قسم کے اعتراضات باطل ہیں۔

(۶) مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(۷) مسیح علیہ السلام کی طرف خدائی کی صفات منسوب کرنا غلطی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسے معجزات ہرگز نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکھائے جاتے۔ جو صفاتِ الٰہیہ کے خلاف ہوں ان تمام پہلوؤں پر حضور نے تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے حضرت مرزا صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسلمان اپنی اپنی جگہ اپنے بچاؤ کی تو بیشک کوشش کریں۔ لیکن چونکہ اس وقت اُن کے خلاف مذہبی جنگ نہیں کی جاتی مذہبی جنگ نہیں کی جاتی۔ اس لئے غیر ادیان سے اس وقت تبلیغی جنگ کی جائے گی۔ اور تبلیغ سے ہی اسلام کو سب دنیا میں پھیلایا جائے گا۔ پس اس وقت مسلمان اگر دنیا پر غالب آسکتے ہیں۔ تو تبلیغ کے ذریعہ ہی۔ مگر افسوس کہ مسلمان اُس چیز کو بھول گئے ہیں۔ جو اُن کے غلبہ کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ یہ مستقبل ہے۔ جو مرزا صاحب نے پیش کیا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہی وہ حربہ ہے۔ جس سے اسلام اس وقت ساری دنیا میں غالب آسکتا ہے۔

کوائفِ ربوہ

۵۰/۳/۷ ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ اٹلی وافریقہ نے حضور کی صحت کے لئے ایک بکرا ذبح کیا۔ اور گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔

۵۰/۸/۱ (۱) مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل کارکن تحریک جدید کے گھر بچی پیدا ہوئی۔ زچہ اور بچہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۰/۸/۵ ۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کے مکان کی بنیاد اس اینٹ سے جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کوئٹہ کو روانگی سے قبل دعا فرمائی تھی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن نے رکھی اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس مکان کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے

۶ اور ۷ تاریخ کو تبلیغی کانفرنس ہوئی۔

(عبد الحمید آصف)

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے کی تبدیلی

احباب کو الفضل کے ذریعہ یہ امر معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ڈپٹی پرسنل آفیسر ریلوے (جو سلسلہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھنے والے وجود ہیں۔ حال ہی میں لاہور سے کوئٹہ تبدیل کر دیئے گئے تھے۔ تبدیلی اپنی ذات میں کوئی ایسی چیز نہیں جو قابل اعتراض ہو۔ ملازمت میں ہمیشہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور لوگ ان تبدیلیوں کو برداشت کرتے ہیں۔ لیکن مکرم اختر صاحب کی تبدیلی مخالفین کی اُن ریشہ دوانیوں کا نتیجہ تھی جو قریباً سال بھر سے اُن کے خلاف جاری تھیں۔ اور جن کا ایک ثبوت اُن ریزولیوشنوں سے بھی ملتا ہے۔ جو انہوں نے مکرم اختر صاحب کے خلاف اخبارات میں شائع کرائے۔ اور شور مچایا۔ کہ اُنہیں لاہور سے تبدیل کر دیا جائے۔ کیونکہ اُن کی وجہ سے محکمہ ریلوے میں احمدیت کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ مکرم اختر صاحب اُن نڈر افراد میں سے ہیں۔ جو احمدیت کا ذکر ہر مجلس میں کھلے بندوں کرتے ہیں۔ اور کسی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے۔ مگر قدرتی طور پر ایسے افراد کے متعلق مخالفین بھی عناد میں بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ اُنہیں زک پہنچانے کی ہر قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔ بہرحال ان مخالفتوں کے نتیجہ میں اختر صاحب کو لاہور سے کوئٹہ تبدیل کر دیا گیا۔ اور وہ ۲۰ جولائی کو کوئٹہ میں پہنچ گئے۔

اختر صاحب نے ان تمام واقعات کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو شروع جولائی میں ہی لاہور سے بذریعہ خط اطلاع دے دی تھی۔ جب حضور کی خدمت میں یہ حالات پہنچے۔ تو حضور نے مکرم اختر صاحب کے خط کے جواب میں اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔

”دعا۔ یہ سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے زیادہ بہتر سمجھتا ہے۔ زہر کو تریاق بنا دینا اُسکے اختیار میں ہے“

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ جواب جونہی اختر صاحب کو ملا۔ اُن کا دل اس یقین اور وثوق سے بھر گیا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ اُن کے لئے زہر کو تریاق بنا دے گا۔ اور اُن کی ترقی کے زیادہ بہتر رستے کھول دیگا۔ اور انہوں نے اس کا اظہار اپنے کئی دوستوں سے بھی کیا۔ چنانچہ یہ ایک عجیب نشان الٰہی ہے کہ ابھی اُنہیں کوئٹہ تشریف لائے آٹھ دن ہی گذرے تھے۔ کہ ۲۹ جولائی کو جنرل مینیجر صاحب ریلوے کا ایک ارجنٹ تار ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے کوئٹہ کے نام آگیا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ اختر صاحب کو ریلوے ہیڈ کوارٹرز لاہور تبدیل کیا جا رہا ہے۔ وہ فوراً کوئٹہ سے لاہور پہنچ جائیں۔ اُن حالات میں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ریلوے کی تاریخ میں کسی افسر کی تبدیلی کو اتنی جلدی منسوخ کرنا اور پھر اُسے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر میں بلا لینا ایک نادر مثال ہے اور درحقیقت یہ اس دعا کا کرشمہ ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک غلام کیلئے فرمائی۔ اور جس نے مخالفین کے زہر کو تریاق بنانا شروع کر دیا۔ اب اختر صاحب انشاء اللہ چند دنوں کے بعد پھر لاہور تشریف لے جانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم اختر صاحب کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔ اور ان کو دین و دنیا کی حسنات سے مستفیض فرمائے۔

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل از کوئٹہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا تازہ خطبہ جمعہ

قومی ترقی کے لئے بعض چیزوں کا ضیاع بھی ضروری ہوتا ہے

کوئٹہ ۴ راگست سنہ ۱۹۵۰ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو کچھ فرمایا۔ اس کا خلاصہ برائے استفادہ ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ اس ہفتہ بدھ کے روز ہمارا کوئٹہ سے روانگی کا ارادہ ہے۔ میں تین سال سے متواتر یہاں آرہا ہوں۔ اور تین سال سے متواتر مجھے یہاں نقرس کا شدید دورہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے بظاہر حالات دوبارہ آنے کا ارادہ نہیں۔ پھر یہاں مکان بھی مناسب کرایہ پر نہیں ملتا۔ موجودہ مکان کا ماہوار کرایہ -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ حالانکہ اتنا ہی مکان لاہور جیسے شہر میں پچاس ساٹھ روپے ماہوار میں مل جاتا ہے۔ لیکن ہمارے یہاں آنے کی وجہ سے اس علاقہ میں ایک حرکت سی پیدا ہو گئی ہے اور باوجود مخالفت کے لوگ مجھ سے ملنے میں عوام الناس سے خائف نہیں ہوتے۔ جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی روحانیت کی کھڑکیاں بند نہیں۔ اور آئندہ کسی وقت امکان ہے کہ احمدیت کے نور کی شعاعیں ان کے گھر میں داخل ہوں۔ اس بناء پر ہو سکتا ہے۔ کہ میں چند روز کے لئے کبھی کبھی یہاں آجایا کروں۔ لیکن جس طرح ہم پہلے آتے تھے۔ اس کے لحاظ سے ہمارا یہ آخری سفر ہے۔

حضور نے فرمایا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ۳ اگست کو زیارت جائیں۔ یہ بلوچستان کا ایک پُرفضا پہاڑی مقام ہے جہاں سرکاری افسران موسم گرما بسر کرتے ہیں۔ اور تین اگست کو واپس آجائیں مقامی جماعت نے اخلاص کے ساتھ اس کے لئے انتظامات کئے تھے۔ لیکن رات کو مجھے تکلیف ہو گئی۔ جس کی وجہ سے زیارت جانے کا ارادہ منسوخ کرنا پڑا۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں کے دوست ہمارے نہ جانے کی وجہ سے رنجیدہ ہوئے ہیں۔ جہاں تک احباب کی یہ خواہش تھی۔ کہ میں زیارت جاؤں۔ یہ اچھی بات تھی لیکن اپنے ملک کی عام ذہنیت کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہیں اس بات کا افسوس ہوا۔ کہ جو خرچ انہوں نے کیا تھا وہ ضائع چلا گیا۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں بعض احکام ایسے دیئے ہیں۔ جن میں بظاہر چیزیں ضائع ہوتی ہیں لیکن انہیں فرض کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔

مثلاً حج کے موقعہ پر جو قربانی ہوتی ہے۔ وہ بظاہر ضائع ہوتی ہے۔ لیکن اسلام نے ہمیں یہی سکھایا ہے کہ قربانیاں کرو۔ درحقیقت قومیں ترقی ہی نہیں کر سکتیں۔ جب تک اُنہیں اپنی طاقت کا ایک حصہ ضائع کرنے کی عادت نہ ہو۔ دنیوی کاموں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ فوج میں بعض دفعہ لاکھوں روپیہ ایک سپاہی داخل ہوتا ہے۔ اور وہ ریٹائر ہو جاتا ہے۔ لیکن اُسے لڑنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ گویا اس پر جو روپیہ خرچ ہوا۔ وہ ضائع ہو گیا۔ لیکن حکومت اگر ایسا نہ کرے تو وہ تباہ ہو جائے۔ پس جس طرح دنیوی کاموں میں طاقت کے ایک حصہ کا ضیاع اہمیت رکھتا ہے۔ اُسی طرح دینی کاموں میں بھی طاقت کے ایک حصہ کا ضیاع اہمیت رکھتا ہے۔ اگر لوگ ضیاع سے بچنے کی کوشش کریں۔ تو اُن میں قربانی کا مادہ بہت کم ہو جائے۔ اسلام نے اس ضیاع سے منع کیا ہے۔ جو خلاف عقل ہو۔ لیکن جو ضیاع خلاف عقل نہ ہو۔ وہاں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہمیں زیادہ ثواب دینے کا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنی منطق تم استعمال کروگے۔ اتنی ہی تمہاری روحانیت کم ہوگی۔ لیکن جتنی منطق تم کم استعمال کروگے اتنی ہی تمہاری روحانیت زیادہ ہوگی۔ اور ثواب بھی زیادہ ہوگا۔

غرض بیدار قوموں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک حصہ کام کا ہمیشہ ضائع ہوتا ہے۔ اور اس کا ضیاع قوم کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔

(سلطان احمد پیرکوٹی واقف زندگی)

درخواستہائے دعا

والد صاحب کو ابھی تک بواسیر کی مرض سے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دردِ دل سے دعا جاری رکھیں (خادم چوہدری محمد خلیل احمد اوپل بٹالہ۔ گجرات پاکستان)

(۲) عزیزم لطیف احمد عمر ۱½ سال عرصہ پانچ یوم سے بعارضہ سخار بخش بیمار ہے۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(چوہدری محمد منیر گلرک۔ الفضل لاہور)

(۳) میرے چچا صاحب کچھ عرصہ سے سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست

مستورات سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دعوت چائے

اسلام کی موجودہ نازک حالت کو دیکھ کر تمہارے دل میں کیوں درد پیدا نہیں ہوتا؟

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئٹہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۰ء آج لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک دعوت چائے دی گئی۔ جس میں غیر احمدی مستورات بھی کثرت سے شامل ہوئیں۔ اس موقعہ پر حضور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"ابتدائے آفرینش سے

عورت اور مرد

کی آپس میں مشارکت پائی جاتی ہے۔ اور ان دونوں پر بعض ذمہ داریاں عائد ہیں۔ جن پر مذہبی کتب ہمیشہ سے بحث کرتی چلی آئی ہیں۔ بائیبل میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ عورت اس لئے پیدا کی گئی ہے تاکہ مرد جنت میں اداس نہ ہو۔ لیکن قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ عورت کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ ان دونو کے لئے جنت بسے اور خدا تعالیٰ کا قانون دنیا میں جاری ہو۔ ان دونو مقاصد میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جو مقصد قرآن کریم نے انسانی پیدائش کا پیش کیا ہے وہ نہایت عالیشان ہے دنیا میں عورت اور مرد مل کر ہی کام کرتے ہیں اور کوئی نئی بنیاد اس وقت تک قائم نہیں ہوتی جب تک عورت اور مرد دونو مل کر کام نہ کریں اگر عورتیں کمزور ہوں گی تو دین صرف مردوں سے نہیں پھیلے گا۔ اور اگر مرد کمزور ہوں گے تو دین کا کام صرف عورتوں سے نہیں چلے گا یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دین کی تعلیم میں عورتوں کو بھی نہیں بھول سکتے تھے۔ شروع سے آخر تک احکام اور انعامات میں بھی دونو کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ بعد کے زمانہ میں بدقسمتی سے بہت تغیر واقع ہو گیا ہے۔ ابتدائی زمانہ میں

عورتیں خدمت دین کرتی تھیں

اور ان میں خدمت کا احساس پایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ جہاد میں بھی شریک ہوا کرتی تھیں۔ وہ جنگی فنون سے واقف تھیں۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ سے فائدہ اٹھانا چاہتی تھیں۔ وہ اپنے قومی کاموں میں اپنے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں کرتی تھیں۔ وہ قومی ذمہ داریوں کے سامنے اپنے ذاتی مفاد کو نظر انداز کر دیتی تھیں۔ لیکن اس زمانہ میں یہ چیز ناپید ہے

حضور نے فرمایا۔ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں پر جو

نازک دور آیا ہے

آج سے چار یا پانچ سو سال پہلے اس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اگر نقشہ پر یہ دکھایا جائے کہ پرانے زمانہ میں مسلمان کہاں تک پھیلے ہوئے تھے اور اب ان کی حالت کیا ہے۔ پرانے زمانہ میں مسلمانوں کی علمیت کیا تھی اور اب کیا ہے تو ہر عقلمند عورت اور ہر عقلمند مرد حیران رہ جائے معمولی دکھوں اور غموں کو دیکھ کر ہمیں رونا آجاتا ہے پھر اسلام کے دکھ کو دیکھ کر ہمارے اندر کیوں رقت پیدا نہیں ہوتی۔ اس تکلیف کو دیکھ کر ایک حساس دل کے لئے خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔ صدمہ سے اپنے نفس پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن کسی مصیبت کے آنے کے یہ معنے نہیں کہ اسے جاری رکھا جائے۔ ہمیں جب بھی توفیق ملے۔ اس مصیبت کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

مسلمانوں پر جو تباہی آئی ہے۔ اس کا

بڑا سبب

یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کریم سے اپنی توجہ ہٹا لی اور دنیا میں منہمک ہو گئے۔ اس کے ازالہ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم آتا ہو۔ اگر قرآن کریم کے ہمیں معنے نہیں آتے یا معنے تو آتے ہیں۔ مگر ہم اسے پڑھتے نہیں۔ تو اس کا فائدہ کیا۔ ان پڑھ ہونے کا عذر کوئی چیز نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی عزیز کی کوئی چٹھی آتی ہے تو ان پڑھ عورتیں جب تک اسے آٹھ دس افراد سے پڑھا کر سن نہیں لیتیں آرام نہیں کرتیں۔ اسی طرح قرآن کریم ہمارے خدا کا ایک خط ہے۔ جو ہمارے نام آیا۔ تو ان پڑھ ہونا کوئی عذر نہیں رکھتا ہمیں اس خط کو بار بار پڑھوا کر سننا چاہیئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ سنانے والا کوئی چیز چھوڑ گیا ہو۔

حضور نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ جب تم کسی بہن میں کوئی نقص دیکھو تو اسے محبت اور پیار کے ساتھ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاؤ۔ اور یہ سمجھو کہ وہ بیمار ہے جس کی نگہداشت کرنا تمہارا کام ہے۔ مثلاً اگر کسی کو بے پردہ دیکھو۔ تو یہ نہ کہو۔ کہ یہ مغربی عورت ہے۔ بلکہ اسے سمجھانے کی کوشش کرو۔ اسی طرح اگر بے پردہ عورتیں دوسروں کو برقعہ پہنے دیکھتی ہیں۔ تو یہ نہ کہا کریں کہ یہ تہذیب سے ناآشنا ہیں۔ بلکہ انہیں سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے یہی طریق ہے۔ جو انسان کو کامیاب کر سکتا ہے

آخر میں حضور نے اسلام اور

مسلمانوں کی موجودہ دردناک حالت کا

نقشہ کھینچا اور فرمایا۔ ایک بچہ کے رونے کی آواز سن کر ماں اپنا کام چھوڑ دیتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی آواز آئے اور عورتیں اپنا کام چھوڑ نہ دیں۔ ایک عزیز کی تکلیف کو دیکھ کر انسان کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کے دین کے دکھ اور تکلیف کو دیکھ کر ہمارے اندر کوئی جوش پیدا نہ ہو۔ خدا تعالیٰ اور اس کا رسول اس وقت مدد کے لئے پکار رہے ہیں اور ہر عورت اور ہر مرد کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھے اور دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے۔

~~~~~~~~

دفتر دوم کے وعدوں کی وصولی کیلئے مجالس خدام الاحمدیہ کی جدوجہد

دفتر دوم کے وعدوں اور ان کی وصولی کا کام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ خدام الاحمدیہ کوشش کریں کہ تمام کی تمام رقم وصول ہو جائے۔ دفتر دوم کے اس سال کے وعدوں کی مجموعی رقم ایک لاکھ بتیس ہزار روپے ہے۔ لیکن نو ماہ کا عرصہ گذر جانے کے بعد وصولی صرف اکتالیس ہزار روپے ہے۔ گویا صرف تیس فی صدی۔ غالباً اس کی وجہ احباب کا یہ خیال ہے کہ سال کے آخر پر ادا کریں گے۔ مگر اب تو آخری وقت بھی آپہنچا۔ اس لئے وعدہ کی ادائیگی میں مزید تاخیر نہ ہونی چاہیئے۔ مجالس اور احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے وعدے ماہ اگست کے آخر تک ادا ہو جائیں۔ مومنانہ شان وعدہ کو جلدی پورا کرنے میں ہے آخر پر ادا کرنے کا ارادہ رکھنے والے دوست بعض اوقات غیر متوقع حالات کے پیش آجانے کی وجہ سے رقم ادا ہی نہیں کر سکتے اور اس طرح محض اپنی سستی کی وجہ سے ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے ...... جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ..... ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے۔ جو پہلے شامل ہوتا ہے"

امید ہے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ماہ اگست میں کوشش کر کے اپنی اپنی مجالس کے ۱۰۰% وعدے پورے فرما دیں گے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار عبدالرشید قریشی وکیل المال ثانی تحریک جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)
~~~~~~~~

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیضہ سے خبردار رہیئے!

(از ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور)

ہیضہ ایک شدید متعدی مرض ہے۔ جس کی وبا عموماً ساون بھادوں میں پھوٹ پڑتی ہے۔ اس مرض میں اسہال و قے بکثرت ہوتے ہیں جس سے مریض کی حالت لحظہ بلحظہ خراب ہوتی جاتی ہے۔ اور کبھی مرض کا حملہ ایسا شدید ہوتا ہے کہ مریض ایک دو اسہال کی بھی تاب نہیں لا سکتا اور چند گھنٹوں میں چل بستا ہے۔ اس لئے اس مرض میں تدابیر حفظ ما تقدم پر عمل کرنا علاج سے بہت بہتر ثابت ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ علاج کے لئے سمجھ دار معالج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ممکن ہے کہ وقت پر ایسا معالج نہ مل سکے۔ اور اگر مل بھی جائے تو جو تدابیر علاج وہ تجویز کرے وہ میسر بھی ہوں یا نہ ہوں۔ اور اگر تدابیر علاج میسر بھی آجائیں۔ تو اس وقت مریض کی حالت قابل علاج بھی ہو یا نہ ہو یا وہ تدابیر مریض کو راس بھی آئیں یا نہ۔ اس لئے یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں۔ کہ ایسی امراض سے بچنے کے لئے تدابیر حفظ ما تقدم زیادہ موثر اور علاج سے بہتر یقینی ہے اب میں اس مرض سے بچنے کی تدابیر عرض کرتا ہوں۔

ہوا ۔ ایام وبا میں ہمیشہ کھلی ہوا میں رہیں۔ اور مکان کی بالائی منزل پر قیام رکھیں۔ اپنے گھر کے کمروں میں فینائل ڈی۔ ڈی ٹی وغیرہ چھڑکیں صندل، کافور۔ لوبان۔ اگر عود وغیرہ کی دھونی دیں۔ تاکہ تعفن دور ہو۔ اور ہوا صاف رہے جن کمروں میں تازہ ہوا اور دھوپ نہ آتی ہو ان میں رہائش نہ رکھیں۔

پانی :۔ چاہات میں پوٹاسیم پرمینگنیٹ ڈال دیں پینے کے لئے پانی جوش دے کر رات کو صاف گھڑوں میں بھر دیں اور صبح اسے ہی استعمال کریں دودھ کو کافی جوش دے کر استعمال کریں کچا دودھ اور لسی کا استعمال ترک کر دیں کنوؤں کے پاس میلے کچیلے کپڑے نہ دھوئیں۔ لیموں کی سکنجبین۔ چاء۔ قہوہ کا استعمال رکھیں برف۔ شربت اور لسی کا استعمال ترک کر دیں

غذا :۔ کھانا گرم گرم اور تازہ کھائیں۔ باسی اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ ثقیل۔ دیر ہضم اور نفاخ اشیاء نہ کھائیں۔ مثلاً ارد و بھٹ۔ خربوزہ کھیرہ۔ بڑے بھے پھل جن کا قدرتی مزاج متغیر ہو چکا ہو یا کرم دار پھل۔ مثلاً آم، جامن۔ آڑو۔ شفتالو وغیرہ ہرگز نہ کھائیں۔ بازاری کھانے۔ مٹھائیاں۔ کچے پھل قلفی دہی استعمال نہ کریں۔

کھانا مرغوب الطبع اور کم کھائیں۔ شکم سیر ہو کر کھانا مضر ہے۔ معدہ کھالی بھی نہ رکھیں۔ اور خالی معدہ گھر سے باہر نہ جائیں۔ کوئی پیالہ نہار منہ نہ کھائیں۔ لیکن قہوہ یا لیموں کی سکنجبین گلاب میں تیار کر کے پی سکتے ہیں۔

غذا کے ساتھ سرکہ۔ پودینہ۔ مرچ۔ زنجبیل (ادرک) پیاز وغیرہ ضرور استعمال کریں۔ ادرک کی چٹنیاں گھی میں تل کر کھائیں۔ دوپیازہ گوشت میں بنا کر تناول فرمائیں۔ کھانے پینے کی چیزیں ہمیشہ ڈھک کر رکھیں۔ اور مکھیوں کو کھانے پینے کی اشیاء پر ہرگز نہ بیٹھنے دیں۔ جن حلوائیوں کی دکان پر اشیاء ڈھکی ہوئی رہتی ہوں۔ صرف ان سے سودا خریدیں۔ اور دوسرے حلوائیوں سے خرید و فروخت بالکل ترک کر دیں۔

لباس

اپنا لباس اور بدن پاک و صاف اور معطر رکھیں۔ لباس جلد جلد بدلیں۔ خوشبو لگائیں رات کو پیٹ پر مفلر لپیٹ رکھیں۔ تاکہ انتڑیاں گرم رہیں۔

مکان

گھر کے جن گوشوں میں مکھیاں پیدا ہوتی ہوں ان کو بار بار صاف کرائیں۔ مثلاً باورچی خانہ۔ پاخانہ وغیرہ

سکونتی مکانوں میں زیادہ اشخاص کو جمع نہ ہونے دیں۔ تاکہ مکان بدنی عفونتوں سے پاک و صاف رہے۔

انسان کا سانس۔ پسینہ۔ پیشاب۔ پاخانہ تھوک۔ کھانسی کا بلغم۔ چھینک کی ہوا۔ اخراج ریاح۔ حیض و نفاس وغیرہ سب چیزیں بدنی عفونت کے تحت میں آتی ہیں۔ چنانچہ جہاں زیادہ اشخاص موجود ہوتے ہیں۔ بدنی عفونتیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے مجمع ہجوم۔ میلے۔ تماشے عرس اور جلسے وغیرہ میں بھی کم جائیں۔

بوڑھے۔ بچے۔ شراب خور **مستعدین** کمزور۔ ڈرپوک۔ متلی اور فساد ہضم کے مریض اس مرض کو قبول کر لیتے ہیں اس کے علاوہ غلیظ اور میلے کچیلے لوگوں میں بھی یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ گھبراہٹ اور دہشت، کم علمی اور جہالت سے بھی یہ مرض پھیلتا ہے۔

تیمار دار جن اشخاص کا تعلق مریض سے ہو انہیں چاہئے۔ وہ مریض کے پاس جسم پر کوئی خوشبو لگا کر جائیں۔ یوڈی کلون، پیپرمنٹ۔ کافور، یوکلپٹس وغیرہ سونگھیں۔ مریض کے پاس ایسے رنگ کپڑے ہوں کہ ... ہو تیمار دار صفائی پسند ہو۔ اور مریض کے دستوں پر فوراً چونا یا فینائل ڈالدے۔ خورد و نوش کی اشیاء مریض کے پاس نہ رکھے اور نہ خود اس کے کمرے میں کوئی شے کھائے

مریض کے پارچات فینائل میں ڈالدے اور اس کے پاس بلا اشد ضرورت کسی تیماردار کو نہ آنے دے۔

ہیضہ کا مریض جہاں بھی ہو۔ اس کی اطلاع فی الفور محکمہ حفظان صحت کو دے تاکہ مرض پھیلنے سے رک جائے اگر ممکن ہو تو مریض کو فی الفور وبائی ہسپتال میں بغرض علاج بھجوا دے

وبا کے دنوں میں ہر تیماردار کو تدابیر علاج کو چاہیئے کہ وہ کالرا ویکسین کا ٹیکہ لگوائے اور گھر میں الیزر سلفیور یک ڈائیلیوٹ لیموں کا شربت کے ادلین یا کلوڈین اوالین وود دستے بین ڈی پوٹاسیم پرمینگنیٹ، پانی، کلوروڈین کریو سکسے ڈین۔ سلفا گوانیڈین وغیرہ موجود رکھے۔

آب ادرک	فلفل سیاہ	پودینہ بیج مدار
۸ تولہ	تولہ	تولہ

دو گھنٹے اچھی طرح کھرل کر کے حبوب نخود تیار کر لیں۔ یہ گولی اپنے پاس رکھیں۔ اس مرض کا علاج ہم دوسری قسط میں دیں گے۔

درخواست دعا

خاکسار کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ درد مند احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے نیز دعا فرمائیں کہ میری اولاد احمدیت میں حقیقی رنگ میں رنگین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہترین خادم ثابت ہو۔ آمین

احمد الدین زرگر (قادیانی) از لاہور

درخواستہائے دعا

میں سخت مالی مشکلات میں اور تکالیف میں مبتلا ہوں۔ اس لئے جملہ احباب سے عموماً اور درویشان قادیان سے خصوصاً التجا کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات جلد حل فرمائے۔ آمین

اللہ بخش ٹھیکیدار رعیہ ضلع امرتسر حال خانقاہ ڈوگراں۔ ضلع شیخوپورہ

(۲) میری ہمشیرہ سلیمہ بیگم بیمار ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ میری ہمشیرہ کو خدا جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (حمید احمد ...)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

ربوہ کے مقامی احباب ربوہ جنرل سٹور ربوہ اور لاہور کے مقامی احباب اللہ دتہ صاحب پان فروش رتن باغ سے خرید فرمائیں

اخبار کی قیمت!

جن احباب کی قیمت اخبار اگست ۱۹۵۰ء میں ختم ہو رہی ہے ان کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔

(مینیجر)

منظر کارنامے

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں۔ انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تریاق ٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوبی کوریا کے شہریوں کی طرف سے اسلحہ کا مطالبہ

ٹوکیو ۸ ؍ اگست - جنوبی کوریا کے ہزاروں شہری باشندوں نے ہاتھوں میں بانس کے برچھے لے کر ایک منظم مظاہرہ کیا اور اشتراکی حملہ آوروں کے مقابلہ کے لئے اسلحہ کا مطالبہ کیا۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق یہ مظاہرہ جو مقامی آبادی نے بالکل اپنے طور پر منظم کیا تھا۔ اور جس سے امریکیوں کو تعجب ہوا۔ ناکٹونگ دریا کے کنارے پر واقع ایک بڑے شہر میں ہوا۔ مظاہرین زیادہ تر ادھیڑ عمر کے آدمی تھے۔ ان کے ہاتھ میں جھنڈے تھے۔ جن پر کوریائی اور انگریزی زبان میں یہ مطالبہ لکھا ہوا تھا کہ دو مشترک دشمن سے آخر تک مقابلہ کے لئے ہمیں اسلحہ درکار ہے عینی گواہوں کا کہنا ہے کہ یہ امر کہ مظاہرہ کرنے والوں کی عمر ۳۵ سے ۵۰ سال تک تھی۔ نیز یہ کہ ان کے ساتھ صرف عورتیں اور بوڑھے آدمی تھے۔ یہ بتاتا ہے کہ تمام نوجوان کوریائی جنگ میں شریک ہیں۔ (اسٹار)

لندن کے ایک سالہ میں گاماں پہلوان کا ذکر

لندن ۸ ؍ اگست - ہفتہ وار رسالہ "والیوری بارٹیز" کی حالیہ اشاعت میں براعظم ہند پاکستان کے سب سے مشہور پہلوان اگاماں پر جو "شیر" کے نام سے معروف ہے ایک طویل مقالہ درج ہے۔ یہ مقالہ جس میں جابجا تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ اسلئے غیر معمولی طور پر دلچسپ ہے کہ سوا ان لوگوں کے جنہوں نے ہندوستانی فوج میں ملازمت کی ہے۔ اس ملک میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو پاک ہند برصغیر کی کشتی کے فن کے متعلق کچھ بھی جانتے ہوں پاکستان اور بھارت کے چند ہی پہلوان برطانیہ آئے ہیں ۱۹۱۰ کا واقعہ ہے۔ جب کہ پہلوانوں کی ایک جماعت جس میں گاماں۔ امام بخش۔ احمد بخش اور آر۔ جے۔ بنجمن شامل ہے۔ یہاں آئی تھی مضمون اس سب سے بڑے پہلوان کو اس خراج تحسین پر ختم ہوتا ہے "جنگ سے قبل، ۷۴ سال کی عمر میں گاماں۔ اس وقت کے دنیا کے چمپئن سے لڑنے کو تیار تھا۔ اور وہ جیت بھی سکتا تھا۔ اسلئے کہ ۴۷ سال کی عمر میں رحیم سلطانی والا نے ایک بہت مشہور و معروف ۲۸ سالہ کناڈی پہلوان کو ۱۹۲۶ میں صرف ۵ منٹوں میں پچھاڑ دیا تھا" (اسٹار)

دہلی میں چکبست شاعر کا دن

دہلی ۸ ؍ اگست - بنو کا نوکیشن ہال دہلی یونیورسٹی دہلی میں انجمن تعمیر اردو کے زیر اہتمام ۷ اور ۸ اگست کو یوم چکبست منایا جارہا ہے ۷ ؍ اگست کو ۴½ بجے شام بزم مقالات اور ۸½ بجے رات سے غیر طرحی مشاعرہ ہوگا اور ۸ ؍ اگست کو ۸½ بجے شب سے طرحی مشاعرہ ہوگا۔ جو براڈ کاسٹ بھی کیا جائیگا اس تقریب کے سلسلہ میں کل ایک پریس کانفرنس بلائی جارہی ہے۔ جس میں سب سرکردہ روزنامہ اخبارات کے نمائندوں کو شمولیت کی دعوت دی جارہی ہے۔

پنجاب میں ووٹروں کیلئے سات ہزار پولنگ بوتھ بنائے جائینگے

لاہور ۸ ؍ اگست معلوم ہوا ہے کہ عورتوں اور مردوں کے ووٹ ڈالنے کے لئے سات ہزار کے قریب پولنگ بوتھ پنجاب میں تیار کئے جائینگے حکام ووٹروں اور امیدواروں کی سہولت کے لئے اس کوشش میں مصروف ہیں کہ ان تمام مقامات پر پولنگ اسٹیشن قائم کئے جائیں، جہاں ووٹر آسانی سے ووٹ دے سکیں۔ چونکہ ہر ایک حلقہ انتخاب میں تقریباً چالیس ہزار ووٹر ہیں۔ اسلئے کوشش یہ کی جارہی ہے کہ ہر ایک حلقہ کے لئے علیحدہ پولنگ بوتھ بنایا جائے۔ اس طرح شہر کے جو حلقہ انتخاب ہیں۔ ان میں چالیس سے کر ساٹھ تک پولنگ بوتھ بنائے جائیں گے دیہات میں ساڑھے بارہ ہزار ووٹروں کے لئے ایک پولنگ بوتھ ہوگا۔ یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ پچھلے الیکشن میں تمام متحدہ پنجاب کے چالیس لاکھ کے قریب ووٹر تھے۔

ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ بالغوں کو حق رائے دہی کی بنیاد پر ہونے والے انتخابات ہوں گے یہ ملک میں اپنی نوعیت کا واحد تجربہ ہوگا۔ اس مرتبہ رنگدار بیلٹ بکس رکھے جائیں گے۔ تاکہ ووٹ دینے والے بجائے نشان لگانے کے اپنے رنگدار بکسوں میں ڈالیں مجوزہ پروگرام کے مطابق نامزدگی کے کاغذات وسط اکتوبر میں حاصل کئے جائیں گے اس کے بعد معمول کے مطابق اعتراضات اور دعاوی پر غور ہوگا۔ انتخاب میں ایک نیا طریقہ حکومت رائج کر رہی ہے کہ وہ ووٹ شروع ہونے سے تقریباً ۱۵ دن پہلے امیدواروں کو اس امر کا دوسرا حق ہوگا کہ وہ اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے سکیں۔ جو قواعد وضوابط مرتب کئے گئے ہیں اس کے مطابق ۵۰۰۰ روپے سے لے کر دس ہزار روپیہ تک خرچ کرنے کی اجازت ہوگی۔ رقم کا تعین حلقہ انتخاب کے مطابق ہوگا۔

کوریا کے مسئلہ پر جنرل اسمبلی میں بھی کافی بحث ہوگی

لنڈن ۸ ؍ اگست - روس نے حفاظتی کونسل میں کوریا میں اقوام متحدہ کی کارروائی پر جو حملہ کیا ہے خیال ہے کہ وہ آئندہ مہینہ جنرل اسمبلی میں بھی جاری رہے گا۔

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ سوویٹ نائب وزیر خارجہ مسٹر ملک کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ اسمبلی کا جو اجلاس ۱۹ ستمبر سے نیویارک میں ہونے والا ہے۔ اس میں وہ شریک ہوں۔ مسٹر ملک کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ اسمبلی کا جو اجلاس ۱۹ ستمبر سے نیویارک میں ہونے والا ہے اس میں وہ شریک ہوں مسٹر ملک نے سکرٹریٹ سے درخواست کی ہے کہ اس اجلاس کے تمام متعلقہ کاغذات کا روسی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔

مغربی مبصرین کا کہنا ہے کہ آئندہ اشتراکی کارروائی کا انحصار کوریا کی صورت حال پر ہوگا گرچہ روس اور چین اب تک وسیع تر جنگ شروع کرنے میں محتاط نظر آتے ہیں۔ لیکن اقوام متحدہ کی فوجوں کو دوسری طرف مبذول کرنے کیلئے "تاکہ یوسان کا دفاع مضبوط نہ ہو" اس کا امکان بالکل ختم بھی نہیں ہوا ہے۔

باخبر حلقے اب بھی اپنی اس رائے پر قائم ہیں کہ روس کا اصل مقصد یہ ہے کہ مغربی طاقتوں خصوصاً امریکہ کو اشتراکی چین سے متصادم کرو دیا جائے۔ (اسٹار)

گندم کی پیداوار کا نیا ریکارڈ

لاہور ۸ ؍ اگست - پنجاب میں محکمہ زراعت کے ایک تجرباتی فارم نے امسال گندم کی پیداوار کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ سی ۵۹۱ قسم کے بیج نے جسے عرف عام میں "قدیم پسندیدہ شئے" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ۵۵ من فی ایکڑ پیداوار برآمد کی ہے جو پاکستان بھر میں سب سے زیادہ شرح پیداوار فی ایکڑ ہے۔

محکمہ زراعت لائلپور کے چھوٹے چھوٹے قطعات اراضی میں گیہوں کی مختلف مروجہ اقسام کا تجربہ کر رہا ہے تاکہ زمین کی پیداوار کے لحاظ سے اس کی امکانی استعداد کا پتہ لگایا جا سکے۔ جب سی ۵۹۱ قسم کے بیج والے ایک قطعہ اراضی میں ۲۴ سیر فی ایکڑ کے حساب سے تخم ریزی کر کے تین دفعہ پانی دینے کے بعد اسمیں ۸۴ پونڈ فی ایکڑ کے حساب امونیم سلفیٹ کی آمیزش سے نائیٹروجن ڈالی گئی تو اس رقبہ سے ۵۵ من فی ایکڑ کی شرح سے مثالی پیداوار حاصل ہوئی۔

ملتان زراعتی اسٹیشن میں سی ۵۹۱ کے بیج سے عام زمینداری حالات میں یعنی بغیر کسی زائد آبپاشی یا کھاد استعمال کرنے کے ۳۲½ من فی ایکڑ کی شرح سے پیداوار حاصل ہوئی۔ پنجاب کے کاشتکاروں نے سی ۵۹۱ سے عام طور پر جو پیداوار حاصل کی۔ اس کی مقدار حالیہ سالوں میں ۱۶½ من فی ایکڑ تک (۳)

(۳) بڑھ گئی ہے۔ محکمہ مذکور کے کامیاب تجربوں سے اب پیداوار فی ایکڑ ۵۵ من تک پہنچ گئی ہے۔ گویا شرح پیداوار پہلے کی نسبت تین گنا سے زائد ہے۔ اگرچہ پیداوار کے بارے میں یہ نمایاں کارکردگی فی الحال صرف فیلڈ لیبارٹری تک ہی محدود ہے۔ مگر اس سے کاشتکاروں کو بھی آہستہ آہستہ روشناس کرایا جائے گا۔ گندم سے زیادہ سے زیادہ مقدار میں غلہ حاصل کرنے کے متعلق تجربے کرتے وقت کاشتکاروں کی قوت خرید کو ہمیشہ مدنظر رکھا جاتا رہا ہے اور فصل میں صرف وہی غیر معمولی کیفیتیں رائج کی جاتی ہیں جو متوسط درجہ کے ذرائع رکھنے والے تمام کسان کو بہ آسانی میسر آسکتی ہیں۔ (سرکاری اطلاع)

برطانیہ میں لوہے کی پیداوار میں اضافہ

لنڈن ۸ ؍ اگست - اقتصادی امور کے وزیر نے بیان کیا ہے کہ اب برطانیہ کی لوہے کی صنعت ۱۹۴۶ء کے ۱,۲۰,۰۰,۰۰۰ کے مقابلہ میں ۱,۶۰,۰۰,۰۰۰ ٹن سالانہ سامان تیار کر رہی ہے اور جو منصوبے اب شروع ہونے والے ہیں ان سے مزید توسیع متوقع ہے۔ ضرورت سے زیادہ سامان کی تیاری کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ برطانیہ کے مقابلہ کی پوزیشن بہت ہی مضبوط ہے اور یہ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ برطانیہ اپنا تیار شدہ سامان فروخت نہیں کر سکے گا۔

قومی سرمایہ لگانے کا جو پروگرام پہلے تیار ہوا تھا اس پر عمل ہو رہا ہے جو یہ ہے کہ اس سال ملک میں مشینی سامان پر ۲۲۰ کروڑ پاونڈ صرف کیا جائیگا اس رقم کا تقریباً ۲۰ فیصدی سامان سازی پر صرف ہو رہا ہے جس میں لوہا اور فولاد شامل ہے ۱۰ فیصدی جلانے کا سامان اور بجلی کی طاقت پر صرف ہو رہا ہے۔ مجموعی طور پر اس وقت جنگ سے قبل کے زمانے کے مقابلہ میں زیادہ سرمایہ لگایا جا رہا ہے۔ (اسٹار)